



BIC لکھاری قاری

جب میں ملاقات کی جگہ واپس آیا تو سب سنجیدہ دکھائی دے رہے تھے۔

میں نے فوراً دیکھ لیا کہ کمرے کی اکلوتی عورت نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ اُس نے خوبصورت نظارے پر کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دی تھی، تقریباً کسی راہبہ کی طرح، حالانکہ اُس کا لباس روح کے کسی بالکل مختلف پیشے کا پتا دیتا تھا۔

اس تبدیلی سے گفتگو کو فائدہ ہوا۔

میری توجہ سیدھی مردوں کی طرف مڑ گئی۔

وہ صاف طور پر فکرمند تھے۔ ڈرتے تھے کہ دروازوں پر لکھے عہدے کے ساتھ جڑا اختیار نہ کھو بیٹھیں۔ صرف اسی بات سے اُن کی صلاحیتوں کے بارے میں بہت کچھ کھل جاتا تھا۔

وہ ملازم تھے۔

یہ بات اب تقریباً کسی کو یاد نہیں رہتی۔

وہ مالک نہیں تھے۔

میں نے ایک مختصر تمہید اور ایک سادہ مشاہدے سے آغاز کیا۔

جب کوئی مرد یا عورت صفائی کا سامان اٹھائے کمرے میں داخل ہوتی ہے تو سب فوراً دیکھ لیتے ہیں کہ جھاڑو بالکل نئی ہے یا نہیں، کیونکہ نئی جھاڑو کی آواز الگ ہوتی ہے۔

وہ مجھے گھورتے رہ گئے۔

اسکول کے زمانے کی میری فرانسیسی کام آئی، اگرچہ برسوں دوسری زبانیں بولنے کا اثر کبھی کبھار تلفظ پر پڑ جاتا تھا۔

میں مسکرایا۔

پھر میں نے سمجھایا کہ Bing نے میری پوسٹ کو ایک حوالے میں بدل دیا تھا، اُسے Gillette سے متعلق تلاشوں میں جگہ دی تھی اور وال اسٹریٹ کے تجزیہ کاروں کو اُس پر مسکرانے اور غور کرنے کا موقع دیا تھا۔ دوسری طرف Google نے اُسے محض ایک ایسی موجودگی سمجھا تھا

جس کا اُس کے ویب ماحول میں کوئی خاص اثر نہیں۔ رہا روس میں Yandex، تو اُس نے عملاً اُسے اہمیت کے دائرے ہی سے نکال دیا تھا۔

اور پھر بھی میں وہاں تھا۔

اپنے آبائی شہر میں کھڑا۔

اور BIC France کا پورا بورڈ میرے دروازے کے باہر۔

Chanel کے ہمراہ، جو اس ملاقات کی واحد حقیقی اضافی قدر تھی۔

میں اب بھی بس ایک لکھنے والا تھا۔

میں بیانیے کی طاقت کو پہلے سے کہیں زیادہ سمجھ رہا تھا۔ پاس ہونا مالک ہونے سے زیادہ دلچسپ ہوتا جا رہا تھا۔

اور لوگ اب بھی ہر کمپنی کا پہلا سرمایہ تھے۔ دانش مندانہ حل کبھی یہ نہ تھا کہ کسی کو گھر بھیج دیا جائے۔ دانش مندانہ حل یہ تھا کہ خیالات کے ذریعے چیزوں کو بدلا جائے۔ عورتیں مردوں کے ساتھ ٹھیک یہی کرتی ہیں، اُن کے پیدا ہوتے ہی۔

جانے سے پہلے میں نے اپنا دفتری بیگ کھولا۔ رخصت ہونے کی تیاری کرتے ہوئے میں نے ایک سرمہ پر پیکٹ میز پر رکھ دیا۔ اندر دس قلم تھے۔ میں نے اُن سے کہا کہ میرے جانے تک اسے نہ کھولیں۔

Chanel میری طرف مڑی۔ ”آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

میں مسکرایا۔ ”میں ایک کہانی لکھنے اور لوگوں کی دنیا بدلنے جا رہا ہوں۔ آخر کار مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کیسے کیا جاتا ہے۔ فرق بس اتنا ہے کہ جو کچھ میں اپنی تحریر کے ذریعے پیش کرتا ہوں وہ ہمیشہ بہتر ہوتا ہے۔“

میرے جانے کے بعد اُنہوں نے پیکٹ کھولا۔ اندر ہر قلم پر ایک نام چھپا ہوا ملا:

-BICGILLETTENARRATIVE

وہ ایک سادہ سی ملاقات کے دوران پیدا ہوا تھا۔ اور بہت سی سادہ چیزوں کی طرح، ناقابلِ فراموش ہو گیا۔

فرڈیننڈو

BIC ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے ·
رابطہ